30- سُوۡرَةُ الرُّوۡم

آیات : 60 ...... مَکِّیَّۃ"...... پیراگراف : 8

زمانۂ نزول:

سورت ﴿الـرُّوم﴾ ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی۔615ء) سے پہلے، 5 نبوی کے اوائل میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں پیش گوئی کی گئی کہ ایرانیوں کی بڑھتی ہوئی فتوحات رُک جائیں گی اور ایرانیوں پر رومی غالب آجائیں گے۔ اور اسی سال مسلمان بھی فتح سے ہمکنار ہوں گے۔ 8، 9 سال بعد، سورت ﴿الـرُّوم﴾ کی یہ بشارت، رومیوں کی فتح اور رمضان 2ھ (624ء) میں جنگِ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی صورت میں ظاہر ہوئی۔

خصوصیت

سورت ﴿ الرُّوم ﴾ میں سات مرتبہ ﴿ وَمِنْ آيَاتِهٖ ﴾ کے اُسلوب کے ذریعے توحید کے دلائل فراہم کیے گئے ہیں۔

سورۃ الرُّوم کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿ العَنكَبُوت ﴾ میں اسلام پسندوں کی آزمائشوں اور ہجرت کا ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿ الرُّوم ﴾ میں ان دو چیزوں کے نتیجے ہی میں، فتح ونصرت کا وعدہ ہے ، جو فتح بدر کی صورت میں پورا ہوا۔

2- سورت ﴿ الرُّوم ﴾ کا مرکزی مضمون ہی قیامت اور آخرت کا اثبات ہے اور اس سورت کا اختتام ﴿ لَا يُوقِنُونَ ﴾ کے الفاظ پر ہوا ہے۔ اگلی سورت ﴿ لقمان ﴾ کے پہلے تمہیدی حصے ہی میں محسنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ﴿ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ﴾

3- یہاں سورت ﴿ الرُّوم ﴾ میں بھی طرح طرح دلائلِ توحید کے علاوہ امکانِ آخرت اور اِثباتِ آخرت کے دلائل دیے گئے ہیں، جب کہ اگلی سورت ﴿ لقمان ﴾ میں توحید کے اثبات اور شرک کی تردید کے دلائل فراہم کیے گئے ہیں۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- آخرت اور ﴿ لِقَاء ﴾ یعنی اللہ سے ملاقات سورت ﴿ الرُّوم ﴾ کا اہم مضمون ہے۔

(a) اس سورت میں وضاحت کی گئی ہے کہ انسان کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ آخرت کا منکر ہے اور اپنے ربّ سے ملاقات کا اِنکار کرتا ہے ﴿ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴾ (آیت:8)۔

(b) ﴿ لِقَاء ﴾ یعنی ملاقاتِ ربّ کا اِنکار کرنے والے اہلِ تکذیب کو عذاب کا مژدہ سنایا گیا۔
﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴾ (آیت:16)۔

(c) آخرت کی دلیل: بارش سے دلیل فراہم کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس سے مردہ زمین کو سرسبز وشاداب کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ ﴿ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ﴾ (آیت:50)

(d) آخرت کی عقلی دلیل فراہم کی گئی کہ وہ زندہ سے مردہ اور مردہ چیزوں سے زندہ چیزیں پیدا کرتا ہے۔ درخت پر بیج اُگتے ہیں، بیج سے درخت۔ مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغی۔ اسی طرح انسان بھی قبروں سے زندہ کیے جائیں گے۔
﴿ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴾ (آیت:19)

(e) انسان کی غفلت کا پول کھولا گیا ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں کھو گیا ہے اور آخرت سے غافل ہے۔

﴿ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ (آیت:7)

2- قریش کے لیڈروں کو بتایا گیا ہے کہ تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿مُجْرِمِيْن﴾ سے انتقام لیا اور مؤمنین کی مدد کی۔

(a) وہ آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے والوں کی لازماً مدد کرے گا۔ مشرکینِ مکہ شکست سے دوچار ہو کر رہیں گے۔﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (آیت:47)

(b) دنیا میں مگن اور آخرت سے غافل ﴿مجرم﴾ لوگ روزِ قیامت قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ تو دنیا میں صرف ایک گھڑی ہی ٹھہرے ہیں۔﴿ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ﴾ (آیت:55)

3- اس سورت میں﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ ﴾ کے الفاظ سے شروع ہونے والی سات (7) آیات ہیں۔ اس اسلوب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توحید، اُس کی قدرت، طاقت، اُس کی حکمت ثابت کی گئی ہے اور آخرت پر دلیلیں قائم کی گئی ہیں۔

(a) (آیت:20) میں انسان کی مٹی سے تخلیق کی حقیقت بیان کر کے توحید قدرت واختیار کو ثابت کیا گیا ہے۔

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴾ (آیت:20)

(b) آیت 21 میں انسانی نسل کے جوڑوں کی پیدائش ، ان کے درمیان محبت اور رحمت پیدا کرنے کی قدرت کی دلیل ہے۔﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴾ (آیت:21)۔

(c) آیت 22 میں ارض وسماء کی تخلیق اور مختلف انسانی زبانوں اور رنگوں کے اختلاف سے بھی توحید قدرت کی دلیل فراہم کی گئی ہے۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ﴾(آیت:22)

(d) آیت 23 میں رات اور دن کی تخلیق اور اُن کے مقاصد (نیند آرام اور روزگار) سے دلیلِ حکمت مہیا کی گئی ہے۔

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ﴾ (آیت:23)۔

(e) آیت 24 میں بجلیوں اور بارشوں سے دلیلِ آخرت ہے، جو دلیلِ قدرت بھی ہے۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴾(آیت:24)۔

(f) آیت 25 میں قیامِ ارض وسماء کی قدرت وطاقت بیان کی گئی۔ یہ دلیلِ قدرت اور دلیلِ آخرت ہے۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ﴾ (آیت:25)۔

(g) آیت 46 میں ہواؤں اور کشتیوں سے دلیلِ قدرت اور آخرت فراہم کی گئی ہے۔ اسبابِ ربوبیت کا ذکر کر کے شکر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (آیت:46)۔

4- ﴿انفس﴾

(a) توحید کی انفسی دلیل: ایک تمثیل کے ذریعے عقل مندوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ اپنے مملوکوں کو اپنے جیسا نہیں سمجھتے تو پھر خالق مخلوق کی طرح کیسے ہوسکتا ہے؟ ﴿ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ (آیت:28)

(b) آخرت کی انفسی دلیل: اپنے اندر جھانک کر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے کہ اللہ نے یہ کائنات بلا مقصد پیدا نہیں کی۔ یہ ایک امتحان گاہ ہے، اس لیے آخرت کو تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا چاہیے ﴿اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ﴾ (آیت:8)

سورۃ الرُّوم کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿الرُّوم﴾ آٹھ (8) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ پہلے اور آخری پیراگراف میں فتح کی بشارت ہے۔ چوتھے اور چھٹے پیراگراف میں دعوتِ اسلام ہے۔ درمیانی پیراگرافوں میں دلائلِ توحید، دلائلِ آخرت اور شرک کی تردید ہے۔

1- آیات 1 تا 7: پہلے پیراگراف میں چند سالوں کے اندر اندر، رومیوں کی فتح اور جنگِ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی بشارت دے کر بتایا گیا ہے کہ اللہ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کا وعدہ بھی سچا ہے، اس پر ایمان لانا چاہیے۔

﴿سَيَغْلِبُوْنَ ○ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

چنانچہ رمضان 2ھ۔ بمطابق 624ء میں جنگِ بدر کی فتح کا یہ وعدہ پورا ہوا۔ آخرت بھی واقع ہوکر رہے گی، جس سے مشرکینِ مکہ غافل ہیں۔ ﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ (آیت:7)

2- آیات 8 تا 27 :دوسرے پیراگراف میں دلائلِ توحید اور دلائلِ آخرت فراہم کیے گئے ہیں۔

آخرت پر ایمان لانے کے لیے آفاق وانفس کی نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

طاقتور قوموں کی ہلاکت کے تین اسباب تھے:(1) رسولوں کا انکار۔(2) تکذیبِ آیات اور (3) اِستہزاء یعنی رسولوں کی دعوت کا مذاق۔ اللہ ظالم نہ تھا، بلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔(آیات:10 تا 11)

اللہ ہی تخلیق کی ابتداء اور اعادہ کرتا ہے، لیکن قیامت کے دن ﴿مجرم﴾ منکرینِ آخرت ناامید ہو جائیں گے۔

﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾(آیت:12)۔

روزِ قیامت کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ سارے سفارشی منکر ہو جائیں گے۔ قیامت کے دن لوگ بٹ جائیں گے۔

اس کے برخلاف ایمان لا کر نیک عمل کرنے والے باغوں میں شاداں وفرحاں ہوں گے۔ منکرینِ آخرت اور اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ لہٰذا انسان کو خوفِ آخرت کے ماتحت حمد کے ساتھ صبح وشام تسبیح کرنا چاہیے۔

اِمکانِ آخرت کی عقلی دلیل فراہم کی گئی کہ اللہ مردہ چیز میں سے زندہ چیز اور زندہ چیزوں میں سے مردہ چیزیں پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی دوبارہ قبروں سے نکالے جائیں گے۔

﴿يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ (آیت:19)

اس کے بعد ﴿وَمِنْ آيَاتِهٖ﴾ کے اسلوب کے ذریعے دلائلِ توحید فراہم کیے گئے ہیں۔(آیات 20 تا 23)

اس کے بعد ﴿وَمِنْ آيَاتِهٖ﴾ کے اسلوب ہی ذریعے دلائلِ آخرت فراہم کیے گئے ہیں۔(آیات 24 اور 25)

زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ کی ہے، سب تابع ہیں، وہی تخلیق کا آغاز اور اعادہ کرتا ہے(آیات:26 تا 27)۔

آخرت برپا کرنا اللہ کے لیے آسان تر ہے ﴿وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ ۔

سب سے برتر صفات اللہ ہی کی ہیں ﴿وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى﴾ وہ عزیز وحکیم ہے(آیت:27)۔

3- آیات 28 تا 29 :تیسرے پیراگراف میں کچھ مزید انفسی دلائلِ توحید بیان کیے گئے ہیں۔

خود مخلوقات اور انسانوں کے اندر درجات کا تفاوت ہے تو پھر انسان ﴿خالق﴾ اور ﴿مخلوق﴾ یعنی ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ کے فرق کو سمجھنے سے کیوں قاصر ہے؟ ان سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارے غلام، کیا تمہاری دولت میں برابر کے شریک ہیں؟ کیا تم غلاموں سے اسی طرح ڈرتے ہو! جس طرح اپنے ہمسروں سے ڈرتے ہو؟

مشرکین کی گمراہی کے اصل سبب پر روشنی ڈالی گئی کہ یہ ظالم ﴿اَهْوَاءَ﴾ یعنی اپنے تخیلات، قیاسات اور خواہشات کے غلام ہیں۔(آیت نمبر 29)

4- آیات 30 تا 39 : چوتھے پیراگراف میں اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور سیدھا دین ہے۔

(a) انسان کو چاہیے کہ وہ اپنا رُخ کامل یکسوئی کے ساتھ دینِ فطرت اسلام کی طرف کرلے۔

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (آیت:30)۔ اللہ نے انسانوں کو جس فطرت پر قائم کیا ہے، اسی پر قائم ہو جانا چاہیے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی۔

(b) دعوت دی گئی کہ اللہ کا تقویٰ اور اللہ کی انابت اختیار کرتے ہوئے نماز کے قیام کا اہتمام کیا جائے، ورنہ ان کا شمار مشرکین میں سے ہوگا۔

﴿ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (آیت:31)

مشرکین گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر مگن ہے ﴿ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴾

انسانی نفسیات: انسان نفسیات پر روشنی ڈالی گئی کہ وہ مصیبت میں (منیب) بن کر اللہ کی طرف رجوع کرلیتا ہے (کیونکہ توحید اُس کے دل کی فطری آواز ہے) لیکن رحمت کے نزول کے بعد شرک شروع کردیتا ہے۔

مشرکین پر واضح کیا گیا کہ شرک کے لیے کوئی دلیل اور سند نہیں ہے۔ اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

(c) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ﴿ وَجْهَ اللّٰهِ ﴾ حاصل کرنے کے لیے رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کے حقوق کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہی لوگ فلاح پائیں گے۔

﴿ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (آیت:38)

(d) انفاق کی ترغیب دی گئی۔ سود اور زکوٰۃ کے فرق کی وضاحت کی گئی۔ اللہ کے نزدیک سود نہیں بڑھتا، لیکن اللہ کی خوشنودی ﴿ وَجْهَ اللّٰهِ ﴾ کے لیے دی جانے والی زکوٰۃ میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴾ (آیت:39)

(e) یہ ایک مکی سورت ہے، لیکن یہاں زکوٰۃ اور حقوق العباد کی تمہید باندھی گئی ہے۔

5- آیات 40 تا 42 : پانچویں پیراگراف میں شرک کی تردید ہے اور مشرکین کی ہلاکت کی دھمکی ہے۔

(a) مشرکین سے سوال کیا گیا کہ کیا تمہارے شریک، ﴿ آلهه ﴾، ﴿ مِن دُونِ اللّٰه ﴾ نے کوئی چیز اللہ کی طرح تخلیق کی ہے؟ پھر تمہیں اشتباہ کیسے ہوگیا؟ انسان شرک کا مجرم ہے، بحر و بر کے فساد کا ذمے دار خود وہ ہے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾

(b) انسانوں کو سزا اس لیے دی جاتی ہے کہ بعض اعمال کی سزا پانے کے بعد، شاید وہ برے اعمال سے باز آئیں۔

﴿لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (آیت:41)

(c) مشرکین کو دھمکی دی گئی کہ انہیں زمین میں چل پھر کر دیکھنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ ہلاک ہونے والے اکثر مشرک تھے۔ ﴿كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ﴾ (آیت:42)۔ اِن کی بھی شامت آسکتی ہے۔

6- آیات 43 تا 45 : چھٹے پیراگراف میں بھی، چوتھے پیراگراف کی طرح دعوتِ اسلام دی گئی ہے۔

آیت 30 کی دعوت ﴿فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ﴾ کا اِعادہ آیت 43 میں کیا گیا اور قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا۔ عقیدۂ توحید پر مشتمل دینِ قیّم کی طرف رُخ کرنے کے لیے ہی یکسو ہو جانا ضروری ہے۔

قیامت کا عذاب ٹلنے والا نہیں۔ قیامت کا مقصد جزا و سزا ہے۔ ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہوگا۔ لہٰذا قرآن مجید کی دعوتِ توحید اور دعوتِ آخرت پر ایمان لا کر، دینِ اسلام قبول کر لینا چاہیے۔

7- آیات 46 تا 53 : ساتویں پیراگراف میں دوسرے اور تیسرے پیراگراف کی طرح کچھ مزید دلائلِ توحید اور دلائلِ آخرت بیان کیے گئے۔

(a) دلیلِ توحید قدرت بیان کی گئی کہ اللہ ہی بشارت اور رحمت بنا کر ہوائیں بھیجتا ہے، جس سے بارش ہوتی ہے، کشتیاں چلتی ہیں، تا کہ انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، لیکن اللہ کے چند اُصول ہیں۔ (1) رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجتا ہے۔ (2) ناشکری اور مجرم قوموں سے انتقام لیتا ہے۔ (3) اور مومنین کی مدد کر کے انہیں بچا لیتا ہے

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آیت:47)

(b) دلیلِ توحید و آخرت بیان کی گئی کہ اللہ اپنی رحمت سے مردہ زمین کو جلا اٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ مردوں کو زندگی دینے والا ہے۔ وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔

﴿فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (آیت:50)

رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ بحسنِ خوبی تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، لیکن آپ ﷺ اِن مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ بہروں اور اندھوں کو راستہ دکھا نہیں سکتے۔ (آیت:52)

ہاں اہلِ ایمان کو اور مُسلِمُون (جھکنے والوں) کو سمجھا سکتے ہیں۔ (آیت نمبر 53)

8- آیات 54 تا 60 : آٹھویں اور آخری پیراگراف میں رسول اللہ ﷺ کو فتحِ بدر کی بشارت اور تسلی دی گئی اور ﴿مجرم﴾ مشرکین کو، جو منکرینِ آخرت بھی تھے، دھمکی دے کر اِتمامِ حجت کی گئی۔

انفسی دلیل: اللہ کی قدرت اور آخرت کو ثابت کرنے کے لیے ایک انفسی دلیل دی گئی کہ اللہ نے کمزوری کی حالت میں انسانوں کو پیدا کیا، پھر قوت بخشی، قوت کے بعد ضعیف اور بوڑھا کر دیا۔ اللہ جیسے چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ علیم وقدیر ہے (آیت: 54)۔ انسانی زندگی کے یہ مراحل شہادت دے رہے ہیں کہ اس کے بعد کی منزلیں موت اور آخرت ہے۔ قیامت کے دن نہ معذرت نفع دے گی، اور نہ ظالموں سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔ (آیت 57) مشرکین کو بتایا گیا کہ وہ ضدی ہیں۔ اللہ نے اس قرآن میں طرح طرح سے سمجھایا ہے، لیکن خواہ کوئی نشانی لائی جائے، منکرین اسے باطل ہی کہیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بے علم لوگوں کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔

آخری آیت میں رسول اللہ ﷺ کو صبر کی نصیحت کی گئی۔ منکرینِ آخرت کو دھمکی دی گئی کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کو ہلکا خیال نہ کریں۔

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ (آیت:60)

چند سالوں میں مشرکینِ مکہ شکست سے دوچار ہوں گے اور مسلمانوں میدانِ بدر میں کامیاب وکامران ہوں گے۔

مرکزی مضمون

دلائلِ توحید اور دلائلِ آخرت دے کر مشرک مجرم منکرینِ آخرت کو ڈرایا گیا ہے کہ اُن کے حق میں یہی بہتر ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں، ورنہ چند سالوں میں شکست سے دوچار ہو کر رہیں گے۔ فتحِ بدر پر مسلمان خوشیاں منائیں گے۔